

چین اور امریکہ کے درمیان ہتھیاروں کی دوڑ

تحریر: استاد حسن حمدان

(ترجمہ)

سرد جنگ کے عہد میں مشرقی اور مغربی بلاک کے مابین بہت عام ہوئی۔ اس کی (Arms Race) "اصطلاح" ہتھیاروں کی دوڑ تعریف اس طرح کی جا سکتی ہے: "دو ممالک یا ریاستوں کے گروہ کے درمیان مخاصمت اور مقابلے کا ایسا تعلق، جس کا نصب العین اسلحے کی مقدار اور معیار میں مسلسل اضافہ کرنا ہو"۔ چین اسلحے کی اس نئی دوڑ میں الجھنے کے خطرات سے بخوبی واقف تھا، اسی لیے اس نے اس میں شریک ہونے سے انکار کر دیا۔ چینی وزارتِ دفاع کے ترجمان، سینئر کرنل گینگ یان شینگ نے صراحت کی کہ چین کے دفاعی اخراجات معقول اور متوازن ہیں۔ انہوں نے اس امر پر زور دیا کہ ان کا ملک نہ تو عالمی بالادستی کا خواہاں ہے اور نہ ہی اس کا کبھی کسی بین الاقوامی مسابقتِ اسلحہ کا حصہ بننے کا کوئی ارادہ ہے۔

چین نے اس عزم کا اعادہ کیا ہے کہ وہ جوہری ہتھیاروں کی دوڑ میں شامل نہیں ہو گا اور ایشیا میں امریکی جارحانہ میزائلوں کی تنصیب کا مخالف ہے۔ بیجنگ کی جانب سے جوہری پالیسی پر جاری کردہ حالیہ وائٹ پیپر، جس کا عنوان "نئے دور میں چین کا اسلحہ کنٹرول، تخفیفِ اسلحہ اور عدم پھیلاؤ" ہے، دراصل 2005 کے سابقہ ورژن کی ہی تجدید ہے۔ بیجنگ نے اس دستاویز میں واضح کر دیا ہے کہ وہ اپنی جوہری صلاحیتوں کو قومی سلامتی کے لیے درکار کم از کم سطح پر برقرار رکھے گا۔ چین نے ہمیشہ اپنے ایٹمی اثاثوں کی تعداد اور ان کی ترقی کے معاملے میں نہایت تحمل کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس نے کبھی کسی دوسرے ملک کے ساتھ دفاعی اخراجات، مقدار یا حجم کے اعتبار سے جوہری مقابلہ نہیں کیا اور نہ ہی مستقبل میں ایسا کرے گا۔ چین نے اپنی اس دیرینہ پالیسی کو دہرایا ہے کہ وہ جوہری ہتھیاروں کے استعمال میں کبھی پہل نہیں کرے گا اور غیر جوہری ریاستوں یا ایٹمی ہتھیاروں سے پاک خطوں کے خلاف ان کے استعمال سے غیر مشروط طور پر گریز کرے گا۔ مزید برآں، چین کا موقف ہے کہ اس نے اپنے دفاع کے لیے میزائل اور حفاظتی نظام محض اپنی خود مختاری اور سلامتی کو یقینی بنانے اور جنگ کی روک تھام کے لیے وضع کیے ہیں، اور یہ کسی بھی دوسرے ملک یا خطے کے خلاف جارحانہ اقدام نہیں ہیں۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے چین کو اسلحے کی ایک نئی دوڑ میں الجھانے کی کوشش کی ہے، بلکہ ویسے ہی جیسے اس نے ماضی میں سوویت یونین کے ساتھ کیا تھا، اور اس مقصد کے حصول کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں:

1. چینی خطرے کو مبالغہ آمیز بنا کر پیش کرنا: امریکہ کا دعویٰ ہے کہ چین کے پاس 1500 سے زائد جوہری وار ہیڈز موجود ہیں اور 2021 میں یہ دعویٰ بھی کیا گیا کہ 2035 تک یہ تعداد 3000 تک تجاوز کر جائے گی۔ خوف کی فضا کو مزید ہوا دینے کے لیے امریکہ یہ پراپیگنڈا بھی کرتا ہے کہ چین کے پاس 12,000 کلومیٹر تک ہدف کو نشانہ بنانے والے بیلسٹک میزائل موجود ہیں بمبار سے کہیں بہتر کارکردگی کا B-52 تیار کرے گا جو امریکی (Xi'an H-20) اور وہ 2025 سے ایک ایسا عظیم الجثہ بمبار طیارہ حامل ہو گا۔

2. ایشیائی اتحادیوں کو مسلح ہونے پر اکسانا: امریکہ نے اپنے ایشیائی حلیفوں اور شراکت داروں کی حوصلہ افزائی کی ہے کہ وہ اپنی عسکری قوت اور طویل فاصلے تک مار کرنے کی صلاحیتوں کو مستحکم کریں۔ مآخذ میں فراہم کردہ متن کا بہتر، فصیح اور ادبی پیرائے میں ڈھلا ہوا ورژن درج ذیل ہے، جس میں اصل مفہوم کو برقرار رکھتے ہوئے زبان و بیان کی شگفتگی اور گرامر کی درستی کا اہتمام کیا گیا ہے: اس مقصد کے لیے درج ذیل طریقے اختیار کیے جا رہے ہیں

- میزائل سازی اور دفاعی بجٹ میں اضافہ: یہ پیش رفت ان تمام آئینی اور قانونی قدغنوں کے خاتمے کے بعد سامنے آئی ہے جو ماضی میں اس رجحان کی راہ میں رکاوٹ تھیں، جیسا کہ جاپان کی مثال سے واضح ہے۔ 29 اگست 2022 کو جاپان کی وزارتِ دفاع نے مالی سال 2023 کے لیے تقریباً 40 ارب ڈالر کے تاریخی دفاعی بجٹ کی درخواست کی، جس میں طویل فاصلے تک مار کرنے والے میزائلوں اور دیگر دفاعی نظاموں کے لیے غیر متعینہ مالیاتی رقوم بھی شامل تھیں۔ جاپان نگرانی اور حملے کے لیے جدید ڈرونز کی تیاری اور بیلسٹک میزائل ڈیفنس سسٹم سے لیس بحری بیڑے بنانے کا ارادہ بھی رکھتا ہے۔

- اسلحہ کی خریداری اور دفاعی معاہدے: اس کی ایک واضح مثال آسٹریلیا کے ساتھ امریکہ کا جوہری آبدوزوں کا معاہدہ ہے۔ ایک آسٹریلوی دفاعی عہدیدار کے مطابق، امریکہ اور برطانیہ کے تعاون سے شروع ہونے والا یہ جوہری آبدوز پروگرام آئندہ 30 برسوں میں 245 ارب ڈالر کی خطیر لاگت تک پہنچ جائے گا، جو آسٹریلوی تاریخ کا سب سے بڑا دفاعی منصوبہ ہے۔ اسی نوعیت کے اقدامات جنوبی کوریا، فلپائن اور تائیوان کے ساتھ بھی کیے گئے ہیں، جبکہ امریکہ نے بھارت کو میں شامل کرنے کا (containment policy) 'عسکری طور پر مضبوط بنانے اور اسے چین کی 'حصار بندی کی پالیسی عمل بھی شروع کر دیا ہے۔

چین کو پالیسی کی تبدیلی پر مجبور کرنا: ان اقدامات نے چین کو اس کی منشا کے برعکس ہتھیاروں کی دوڑ میں شامل ہونے پر 3. مجبور کر دیا ہے اور اسے اپنی 'عدم مداخلت' کی پالیسی پر قائم رہنے سے روک دیا ہے۔

- کی رپورٹ کے مطابق، سیٹلائٹ تصاویر یہ ظاہر کرتی ہیں کہ چین کی میزائل سازی سے متعلقہ 136 (CNN) سی این این تنصیبات، جو چین کے جوہری اثاثوں کا انتظام کرتی ہیں، میں سے 60 فیصد سے زائد کو وسعت دی گئی ہے۔ 2020 کے آغاز سے 2025 کے اختتام تک ان مقامات کے رقبے میں 20 لاکھ مربع میٹر سے زائد کا اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے، جہاں نئے ٹاورز، بنکرز اور حفاظتی باڑیں نصب دیکھی گئی ہیں۔

- جون 2025 کو چینی نائب وزیر خارجہ سن ویڈونگ نے امریکی خطرے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ "اس وقت 9 جنوبی چین کے سمندر میں سلامتی کا سب سے بڑا چیلنج خطے سے باہر کی قوتوں کی جانب سے پیدا کیا جا رہا ہے۔" انہوں نے وضاحت کی کہ وہاں امریکہ کی بڑھتی ہوئی عسکری موجودگی خطے کو "ہتھیاروں کی دوڑ کے گرداب" میں دھکیل رہی ہے، جس کے باعث پورا ایشیا پیسیفک خطہ جغرافیائی سیاسی تنازعات کی زد میں آ گیا ہے۔

امریکہ کی جانب سے چھیڑی گئی ہتھیاروں کی اس دوڑ کے دو کلیدی مقاصد ہیں

پہلا: معاشی وسائل کو نچوڑنا: فوری مقصد یہ ہے کہ چین کے معاشی وسائل کو ختم کیا جائے اور اسے مختلف نیابتی جنگوں، میں الجھا دیا جائے۔ دفاعی اخراجات کے اعداد و شمار اس وسیع خلیج کو واضح کرتے ہیں (space war) جیسے کہ خلائی جنگ جسے چین کو عبور کرنا ہے

- امریکہ: 2024 کے لیے تخمینہ شدہ دفاعی اخراجات 997 ارب ڈالر ہیں، جو عالمی مجموعی اخراجات کا تقریباً 37 فیصد بنتا ہے۔

- چین: 2024 کے لیے تخمینہ شدہ دفاعی اخراجات 313 ارب ڈالر ہیں، جو گزشتہ سال کے مقابلے میں محض 6 فیصد اضافہ ہے۔

یہ خطیر اخراجات عسکری بالادستی برقرار رکھنے کے امریکی عزم کی عکاسی کرتے ہیں۔ اس پرتناؤ ماحول میں، چین اپنی دولت اور وسائل کا ایک بڑا حصہ اسلحہ کی نذر کرنے پر مجبور ہوگا تاکہ اپنے سکیورٹی اہداف حاصل کر سکے، لیکن یہ تمام تر پیش رفت اس کی معاشی استحکام اور خوشحالی کی قیمت پر ہوگی۔ یہ دوڑ چین کی معاشی بچت اور ثمرات کو نگل جائے گی اور اسے ایسے ہتھیاروں (جیسے ایٹمی ہتھیار) کی تیاری میں مصروف کر دے گی جو شاید کبھی استعمال ہی نہ ہوں۔

دوسرا: پڑوسی ممالک کے ذریعے اپنے مفادات کا تحفظ: امریکہ، چین کی عسکری صلاحیتوں کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنے کی پالیسی کے ذریعے پڑوسی ممالک میں خوف پیدا کرنے میں کامیاب رہا ہے۔ اب یہ ممالک امریکہ کے ساتھ دفاعی معاہدوں اور مزید امریکی اسلحہ کی خریداری کے لیے کوشاں ہیں۔

حاصل کلام: امریکہ، بالخصوص ٹرمپ کے دور اقتدار میں، چین کو ایک عالمی دشمن کے طور پر پیش کر رہا ہے اور اس کی کی پالیسی کے ثمرات حاصل کر سکے۔ (leading from behind) "کردار کشی کر رہا ہے تاکہ اپنی "پردے کے پیچھے سے قیادت اس حکمت عملی میں دشمن کے حریفوں کو عسکری تقویت دینا، انہیں دفاعی بجٹ بڑھانے پر اکسانا اور انہیں اپنا اسلحہ فروخت کرنا شامل ہے۔ اس کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ پڑوسی ممالک چین کی حصار بندی جاری رکھیں اور اسے علاقائی

تنازعات میں الجھائے رکھیں، تاکہ امریکی اتحادی براہِ راست جنگ میں کودے بغیر اور اپنے وسائل ضائع کیے بغیر امریکہ کے سٹریٹیجک مفادات کی پاسبانی کر سکیں۔